آیاتِ قرآنیہ و چالیس احادیث نبویہ کی روشنی میں
درود و سلام
کی
شرعی حیثیت و فضیلت
تصنیف
فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الرحمن کوثر ابن محمد عاشق الٰہی برنی مدنی
ترجمہ، تخریج و افاداتِ رضویہ
محمد توفیق برکاتی مصباحی
الجامعۃ الغوثیہ ممبئی ۲
www.nafseislam.com

چالیس احادیث نبویہ کی روشنی میں درود وسلام کی شرعی حیثیت وفضیلت

اربعین درود وسلام

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالرحمٰن کوثر

ترجمہ، تخریج اور اضافہ:

توفیق احسنؔ برکاتی

ناشر:

انجمن غلامان مصطفیٰ، بھنگواں، اعلیٰ پور، امبیڈکرنگر، یوپی

کتاب : اربعین درود وسلام
از : محمد توفیق احسنؔ برکاتی مصباحی
تقدیم : ڈاکٹر غلام جابر شمسؔ مصباحی
کمپوزنگ: البراق گرافکس [چارنل، ڈونگری]
اشاعت : ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء
صفحات : ۴۸[اڑتالیس]
باہتمام : ایک اہل دل
ناشر : انجمن غلامان مصطفیٰ، بھنگواں، اعلیٰ پور، امبیڈکر نگر، یوپی

اپنی بات

بچوں کا شش ماہی امتحان ختم ہوا، ربیع الاول کی دس روزہ چھٹی شروع ہوئی، انہیں ابتدائی ایام میں تحریک سنی دعوت اسلامی ممبئی کے مرکزی ادارہ ''الجامعۃ الغوثیہ'' کی اردو لائبریری ''بزم فیضان رضا'' کی مختلف الماریوں میں سجی سجائی، دعوت نظارا اور ذوق مطالعہ دیتی کتابوں اور پرانے رسائل وجرائد کی گرد جھاڑ رہا تھا، اپنی عادت رہی کہ پرانے بوسیدہ اوراق میں چھپے علمی وادبی خزانوں کی دریافت کی جائے اور کرم خوردہ فائلوں میں پوشیدہ جواہر کی کھوج کی جائے، دبے نوادرات کو باہر نکالا جائے، ان سے استفادہ کیا جائے، نئی نسل کو اسلاف کے کارناموں سے آگاہ کیا جائے۔ یہی جذبہ تھا، ذوق وطلب کی آسودگی کے لیے اٹھایا گیا یہ قدم روح فرسا ثابت ہوا، میری نگاہ ایک ایسی کتاب پر پڑی جو کمیت کے اعتبار سے گرچہ چھوٹی تھی، اسے پاکٹ سائز کہہ لیجیے، مگر کیفیت میں بڑی لاجواب نظر آئی۔ اٹھایا، گرد صاف کی، نام تھا: ''**الترغیب البدیع فی اکثار الصلاۃ والسلام علی الحبیب الشفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**'' مصنف کا نام ''فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالرحمٰن کوثر'' درج تھا۔ محنت سے پڑھا، دل میں آیا کیوں نہ اس کتاب کا اردو ترجمہ کردیا جائے تاکہ عوام وخواص سب کے لیے یکساں مفید ہو اور ہر کوئی استفادہ کرسکے۔

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہا ومحدثین، علما ومشائخ، بزرگان دین وسلف صالحین نے جن تعلیمات کو اپنایا، پھیلایا، بتایا، سکھایا، اور جن عقائد ونظریات اور معمولات و رسومات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی وہ تعلیمات آج بھی موجود ہیں، وہ عقائد آج بھی زندہ ہیں، وہ معمولات آج بھی باقی ہیں۔ البتہ عفریت کی بادسموم نے وقتاً فوقتاً ان پر گرد ڈالنے کی ضرور کوشش کی، انہیں مٹانا چاہا، مگر حق حق ہوتا ہے، سچائی سچائی ہوتی ہے، جو کچھ دنوں تک تو چھپائی جاسکتی ہے، دبائی جاسکتی ہے، مٹائی نہیں جاسکتی، ختم نہیں کی جاسکتی، زمین کی تہوں سے نکل کر اپنے

وجود کا احساس دلا دیتی ہے۔

جان ایمان حبیب الرحمان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی آخر الزمان ہیں، امت محمدیہ کو آپ کی نسبت نے امم سابقہ میں ممتاز و نمایاں کیا، ہر امتی کو اپنے نبی کی رضا مقصود ہوتی ہے، برگزیدگی درکار ہوتی ہے، کیوں کہ اس کی رضا رضائے رب ہوتی ہے، نبی امت کا غم خوار ہوتا ہے، راہبر و راہ نما ہوتا ہے، اس کی زندگی نمونہ ہوا کرتی ہے، اس کی شخصیت نقص و عیب سے پاک و منزہ ہوتی ہے، اس کی سیرت، اس کے کردار و عمل صاف و شفاف آئینہ ہوتے ہیں، جس آئینہ میں امتی اپنی شخصیت کا جائزہ لیتا ہے، نوک، پلک درست کرتا ہے، کردار کو سنوارتا ہے، زندگی میں نکھار لاتا ہے، تو اس کے افکار تعلیمات نبوی کی روشنی میں جگمگا اٹھتے ہیں، اس کے ادراکات و جذبات اخلاق نبوی کا خوگر ہو جاتے ہیں، اور وہ احکام خداوندی کا سچا پیروکار بن جاتا ہے۔

یہ بات عقیدہ میں شامل ہے کہ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایمان کی جان ہے، ایقان کی روح ہے، جب عشق ہی ایمان ٹھہرا، محبت ہی یقین ٹھہری تو اس کا اظہار بھی ہونا چاہیے، اعلان بھی ہونا چاہیے، یہ باتیں سچے عاشق کو سکھائی نہیں جاتیں، بتائی نہیں جاتیں، وہ لاشعوری طور پر اپنے عشق کا پتہ بتا دیا کرتا ہے، اس کی چال، ڈھال سے محبت کی کرنیں پھوٹتی ہیں، دورد و سلام اسی محبت کا اظہاریہ ہے، اسی پیار کا اشارہ ہے، اسی عشق کا ثبوت ہے۔

میں نے اشارے میں بہت ساری باتیں کہہ دیں، سنجیدہ قارئین سمجھ گئے ہوں گے، درود و سلام اور اس کے طریقہ اظہار کے متعلق جو لوگ الجھنوں بلکہ عناد کا شکار ہیں ان کے لیے یہ کتاب تازیانہ عبرت ہے، سنجیدہ مطالعے سے اس بات کو پرکھا جا سکتا ہے۔

اصل کتاب میں مقدمۃ الکتاب کے علاوہ چار ابواب ہیں، مقدمہ میں صلاۃ و سلام کے معانی اور ان کی شرعی حیثیت پر بحث کی گئی ہے، پھر چاروں ابواب میں چالیس احادیث نبویہ کی روشنی میں دورد و سلام کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ احباب کی مفید آرا اور ان کے پیہم اصرار حوصلہ افزا ثابت ہوئے، اللہ عزوجل کے فضل خاص اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم خاص نے مجھ بے مایہ، کم علم سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہ ترجمہ خالص تشریحی وتوضیحی ہے، البتہ احادیث کے ترجمہ میں بغیر کسی حذف واضافہ کے پوری بات پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ترجمہ مکمل ہونے کے بعد ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع سے متعلق کچھ افادات شامل کر دیے جائیں، اسی مقصد کے تحت اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ العزیز کی کتابوں سے اس موضوع سے متعلق چنیدہ عبارتیں نکالیں اور ذیلی عنوان دے کر شامل کتاب کر لیا گیا، ہر باب کی ابتدا میں احادیث کے ذکر سے پیشتر بھی کچھ اضافے ہم نے کیے اور اخیر میں خلاصہ کے بطور چند باتیں درج کر دیں، تا کہ اس باب کے سارے نکات ورموز قارئین کے ذہنوں میں منقش رہیں۔

قارئین کرام! ہم نے اس کتاب کی ترتیب، تزئین، تصحیح میں حتیٰ الامکان کوشش کی ہے، ترجمہ میں، اضافے میں، تخریج میں محتاط قدم اٹھایا ہے، پھر بھی خطا کا احتمال ہے، غلطی کا امکان ہے، خدارا! اس میں کسی قسم کی شرعی، علمی، ادبی، قلمی فروگزاشت ہو تو دینی جذبہ کے تحت اس سے ضرور باخبر کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ کشادہ دلی کے ساتھ آپ کی آرا قبول کی جائیں گی۔ **الشکر منا والأجر عند اللہ عز وجل.**

فقیر محمد توفیق احسن برکاتی مصباحی عفی عنہ

۲۹/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

تقدیم

ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی

(ایم،اے، پی،ایچ،ڈی،گولڈ میڈلسٹ)

آج اتوار ہے، جون کی پہلی تاریخ ۲۰۰۸ء/ ۲۷/ جمادی الاولیٰ۔ میں البراق گرافکس میں بیٹھا ہوں۔ ''رئیس القلم علامہ ارشد القادری: یادوں کے نقوش'' کے عنوان سے مضمون کمپوز کرا رہا ہوں، اپنی کتاب ''تین تاریخی بحثیں'' کاتب کے حوالہ کر چکا ہوں۔ اتنے میں حضرت مفتی محمد توفیق احسنؔ برکاتی مصباحی جلوہ افروز ہوئے، میرے مضمون کی تصحیح فرمائی، پھر پلٹ کر میرا پہنچہ پکڑ لیا، اپنی کتاب ''اربعین درود وسلام'' کا کتابت شدہ مبیضہ دکھایا، حکم فرمایا کہ اس پر کچھ لکھ دوں، ان کا حکم ایسا اصرار آمیز تھا کہ ٹالے نہ ٹلا، بات بنائے نہ بنی:

ع ارشاد احبا ناطق تھا، ناچار اس راہ پڑا جانا

میں مقدمہ یا تقریظ لکھوں یہ میرا منصب نہیں، دعائیہ کلمات لکھوں اس کا میں اہل نہیں، ایک عرب ناقد نے لکھا ہے: ''مقدمہ نگاری یا تقریظ نویسی، یہ مصنف کتاب اور قارئین کے درمیان دلالی کرنا ہے۔'' میں اس دلالی کے بدنما داغ سے اپنا دامن داغ دار کرنا نہیں چاہتا ہوں، مگر کتاب کی قدر و قیمت کا تعین اور فن کار کی فن کارانہ خوبیوں کا اعتراف اہل علم کا شیوہ رہا ہے، علمی حق بھی، اخلاقی فریضہ بھی، اس سے نہ کوئی کسی کو دست بردار کرسکتا ہے، نہ کوئی سبک دوش ہوسکتا ہے۔

گرامی قدر برکاتی صاحب ذی علم، صاحب خلق، فاضل نوجوان ہیں، زبان وادب، شعروسخن سے شغف رکھتے ہیں، قرطاس وقلم سے کھیلنا ان کا محبوب مشغلہ ہے، ان کی کتاب ''توبہ واستغفار کی حقیقت'' چھپ چکی ہے۔ ''خانوادۂ رضویہ کی شعری وادبی خدمات'' بھی چھپ چکی ہے۔ ''فکر رضا کے جلوے'' اور نعتیہ مجموعہ کلام ''سخن کی معراج'' چھپنے والی ہے۔ ''جرائم کا سد باب

اوراسلام'' زیرترتیب ہے۔اخبارات اورسنی رسائل میں ان کے مضامین نظر سے گزرتے رہتے ہیں ،باذوق آدمی ہیں ،طبیعت موزوں پائی ہے،خوش قامت بھی ہیں ،خوش فکر بھی۔میں قد سے زیادہ قبا کا قائل نہیں، میں نے جو بات کہی ہے میری دانست میں ان پر فٹ آتی ہے۔

آج اہل سنت کو صالح افراد، صالح اقدار، صالح کرداراور پاکیزہ جذبات رکھنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے، ہماری جماعت میں افراد،صلاحیتوں ، جذبوں ،حوصلوں کی کمی نہیں ، ضرورت ہے ان کوجلا بخشنے کی ،ضیا فراہم کرنے کی ، جگانے ، بیدار کرنے ،لہر دوڑانے ،اسپرٹ پیدا کرنے ،آگے بڑھانے ،اوپر اٹھانے ،آگے لانے ،سنوار کر سنبھالنے ،سنبھال کر سنوارنے ، گلے سے لگانے ،آنکھوں سے چومنے ،نکھار کر تراشنے ،تراش کر نکھارنے کی۔ماں کے پیٹ سے کوئی سیکھ کر نہیں آتا ،سیکھنا ،سکھلانا ، بنانا ، دل سے لگانا ، دل سے اتار دینا ،قبول کرنا ،ٹھکرا دینا سب یہیں ہوتا ہے۔ضروت ہے ہم اپنے جوانوں کی قدر کریں ،آگے لائیں ،اوپر اٹھائیں ، کہ یہی ہمارا مستقبل ہیں ،معمار ہیں ،فن کار ہیں ،ریڑھ کی ہڈی ہیں ،آبرو ہیں ،سرمایہ ہیں۔

لیاقت ،صلاحیت ،استعداد بڑی شرمیلی ،نازک ہوتی ہے،آبگینے کی طرح نہیں ،اس سے زیادہ نازک تر ،اگر اسے سہارا ،سپورٹ ملا تو وہ موم کو فولاد اور فولاد کو موم کر سکتی ہے ،اگر یہ نہ ہوا تو اول مرحلہ ہی میں وہ پامال ہو کر رہ جاتی ہے ،خسارہ اس کا نہیں جس کے اندر یہ استعداد ہے کہ وہ جیسے تیسے زندگی کاٹ لے گا ،خسارہ قوم اور جماعت کا ہے کہ اس نے اس استعداد سے فائدہ نہیں اٹھایا۔یہ تناور پیڑ جو ہمارے سامنے ہے،اس کی اساس ایک کونپل ہے،کونپل جس کے اندر شبنم کے ننھے قطروں کا بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں ہوتی ،لیکن باغبان نے ایسی دیکھ ریکھ کی کہ اس نرم، نازک ،نحیف ،نزار کونپل کی اساس پر کھڑا وہ پیڑ اپنے بل بوتے پر ہزاروں سرکش طوفانوں سے پنگا لیتا رہتا ہے،طوفان پھسل جاتے ہیں ، پیڑ تن کر کھڑا رہتا ہے، یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ہمارے نوخیز نوجوان وہی ننھی ، منی ،موہنی ،سوہنی کونپل ہیں ، جماعت کے پاسبان اٹھ کھڑے ہوں ،بھرپور دیکھ بھال کریں۔

اسلام کہتا ہے،رنگ ،نسل ، زبان ،جغرافیہ کی جڑیں اس کی زمین پر پیوست نہیں ہوسکتیں ،

یہاں صرف عمل صالح کا پودا اُگے گا، تقویٰ کا پھول کھلے گا، سر بلندی اسی کو ملے گی جو اس کسوٹی پر کھرا اترے گا، مگر وہ لوگ جو پارسائی کے لباس میں، تقدس میں ڈوبی ہوئی شکل وصورت کے ساتھ ان جڑوں کو معاشرہ میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن جڑوں کو اسلام نے اکھاڑ پھینکنے کی بطور تاکید بات کہی تھی۔ کیا وہ اس پر عمل پیرا ہیں؟ جائزہ لیں تو افسوس ناک نتیجہ سامنے آئے گا۔

مفاد پرستوں کے لیے یہ کوئی بڑی بات نہیں، دردمندوں کے لیے لمحۂ فکر یہ ہے، استعداد کالی، گوری نہیں ہوتی، وہ زبان، جغرافیہ کی قید سے آزاد ہے، میں پر زور سفارش کروں گا، استعداد کو آپ کسی خول میں بند نہ کریں، آزاد چھوڑ دیں، زخمی نہ کریں، پروان چڑھائیں، اسی سے ہماری آپ کی جمعیت وجماعت کی سرخروئی کا سویرا نمودار ہوگا۔ یاد رکھیں حق، حق ہے، لاکھ دبائیں وہ ابھر کر ہی رہے گا، یوں ہی استعداد ہے۔ چمن میں جگہ نہیں ہوگی، یا اس کی چمن بندی نہیں ہوگی، تو اس کی دو ہی صورت ہوگی، یا تو وہ نیست ونابود ہو جائے گی، اس صورت میں نقصان بہر حال قوم کا ہوگا، یا پھر صحرائی پھول بن کر کہیں بھی کھل اٹھے گی، مشام جاں کو معطر کر دے گی، اس صورت میں یہ قدرت کی زبردست قوت کا مظاہرہ ہوگا اور جاہلی تعصّبات کی کوئی طاقت اسے روک نہیں پائے گی۔ یہ قدرت کی دین ہے، قدرت کا کرشمہ ہے، یہ بھی مشاہدہ ہے۔

ہماری ان عبارتوں کا ہدف کوئی شخص واحد نہیں، ہر وہ شخص ہے جو اس غیر شرعی، غیر اخلاقی، قابل نفرت، لائق احتراز، غیر مفید، سم قاتل، جاہلی رسم سے اپنا رشتہ استوار کر رکھا ہے، ایسے کرداروں کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں، خالص دینی اقدار کے حامل افراد سے کھل کر مذمت کرنے کی پرزور وکالت بھی کرتے ہیں، کوئی یہ نہ کہے، یہ بے محل بات ہے، کندھا کسی کا، فائرنگ کسی پر، رخ کہیں ہے نشانہ کہیں ہے، میں کہوں گا یہ بالکل برمحل بات ہے۔ ابھی ہم جس موضوع پر گفتگو کریں گے، اس موضوع سے زیر بحث گفتگو میل نہیں کھاتی، جوڑ نہیں رکھتی، دونوں متضاد باتیں ہیں، یہی وہ تضاد ہے جس نے ابھار دیا کہ غبار تو نکلے، دل ہلکا تو ہو، اور یہ دل کے پھپھولے ہیں جو لفظوں کا پیرہن پہن لیے، دل بریاں کے دھوئیں مرغولے بن کر ورقوں پر پھیل گئے، چشم گریاں کے آنسو صفحوں پر چھلک گئے۔

امید ہے قارئین اس طول بیانی پر ہمیں نہ صرف معذور رکھیں گے، بلکہ مشکور بھی ہوں گے کیوں کہ ان عوارض کا بیک قلم ختم کرنا واجب ہے جو دین وشریعت کے اصول، آئین، دستور، منشور، ستون، شہتیر کو دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر رہے ہیں۔ یاد رکھیں، اہل سنت ایک گھر ہے، بچے اس کی بنیاد ہیں، جوان کھمبے ہیں، بوڑھے، سر پرست، قائدین، اساتذہ، مشائخ، دردمند اس گھر کی چھت ہیں، ایک بار پھر ہم گزارش کرتے ہیں، بوڑھے قائدین خوب جم کر نوجوانوں کو گھنی چھاؤں فراہم کریں تا کہ ہمارے نوجوان ان کی سر پرستی میں کھل کر آگے مارچ کرتے رہیں، جماعت کا پھریرا لہراتے ازافق تا افق چلے جائیں۔

اب آیئے! لب و دہن پاک کیجیے، ہوش، گوش، جوش، خروش، سروش کے ساتھ سماعت کیجیے۔ پیش نظر کتاب کا موضوع درود پاک ہے، اس موضوع کی اہمیت، افادیت، انفرادیت، معنویت، مرکزیت، محوریت، اصل، اساس، نہاد، بنیاد، اثرات، برکات، حسنات پر ادیبان عصر، خطیبان منبر ومحراب سے آپ بہت کچھ سنتے، سمجھتے، عمل کرتے رہے ہیں۔ آج میں اس موضوع پر مٹھی بھر حروف اس امید پر پیش کر رہا ہوں کہ یہ مٹھی بھر حروف میری، میرے والدین، اساتذہ، مشائخ، اہل وعیال، برادران، دختران، جملہ اخوان فی الدین کی نجات کا ذریعہ بنیں۔ آمین، **بجاہ طٰہٰ ویٰسین، سید المرسلین، شفیع المذنبین، محمد مصطفیٰ، مجتبیٰ، مرتضیٰ، الهاشمی، القرشی، العربی، امی لقبی، صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی آله وعترته وعشیرته وازواجه واصوله وفروعه واصحابه واحبابه وعلماء ملته وعرفاء زمرته وشهداء محبته وجميع المومنين والمومنات، يا قاضی الحاجات، حل المشكلات، دافع البليات، مسبب الاسباب تقبل منا افضل الصلوات وازكی التسليمات واجلی التحيات وانمیٰ التبريكات واسنی الترحيبات علی حبيبک ورسولک ونبيک المحترم المكرم المعظم المؤقر صلی الله تعالیٰ علی خير خلقه ونور عرشه وقاسم رزقه وعلی آله وبارک وسلم.**

ہم سب کے باپ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائیں پسلی چیر دی گئی، تو ہم سب کی

ماں حضرت حوا کی تخلیق ہوئی، جب دونوں کے عقد نکاح کی محفل سجی، تو معلوم ہے، دین مہر کیا چیز قرار پائی؟ ہاں! وہ درود پاک ہی ہے جو دین مہر قرار پایا۔ سب جانتے ہیں، حضرت آدم وحوا علیہما الصلوٰۃ والسلام جنت میں تھے، جنت کی بہاروں سے لطف اندوز ہورہے تھے، شیطان کو یہ منظر نہ بھایا، تدبیر میں لگ گیا، اور وہ ہوکر رہا جو نہ ہونا تھا، یا ہونا ہی تھا، یہ تو ایک بہانہ تھا، یہ تو مشیت جانتی ہے، بالاخر دونوں جنت سے اتار دیے گئے، حیران و پریشان، افتاداں وخیزاں مدتوں گزار دی، عرفات کے میدان میں، عرفہ کے دن جب ملاقات ہوئی، تو جان لیجیے کہ لبوں پر اسی درود پاک کا زمزمہ تھا، اسی کی برکت سے ملاقات ہوئی، ملن ہوا، ملاپ ہوا۔

جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قبطیوں کے مظالم سے تنگ آ گئے، رات کی تاریکی میں مصر سے نکلے، صبح ایک ایسی جگہ ہوئی کہ سامنے بپھرا ہوا دریائے نیل تھا، پیچھے سر پر کھڑی خوں خوار قبطی فوج تھی۔ اب ''نہ جائے رفتن، نہ پائے ماندن'' آگے پیچھے ہر طرح سے chok up، کشمکش کی ایسی گھڑی میں حضرت موسیٰ کو حکم ہوا، اے موسیٰ! پانی کی سطح پر اپنا عصا مارو، ایک بار مارا، دو بار مارا، تین بار مارا، نیل نے راستہ نہ دیا، یکا یک حضرت جبرئیل آئے، فرمایا: اے موسیٰ! تو نے لاٹھی تو مارا مگر لاٹھی مارنے کا طریقہ نہ سیکھا، پہلے درود پاک پڑھ پھر لاٹھی مار۔ حضرت موسیٰ نے درود پاک پڑھا اور جیسے ہی لاٹھی مارا، نیل اپنی اوپری سطح سے بالکل تہہ تک دو پاٹ میں تقسیم ہوگیا، حضرت موسیٰ اپنے احبار کو لے کر سلامتی کے ساتھ گزر گئے اور قبطی فوج جوں ہی داخل ہوئی نیل کے دونوں پاٹ آپس میں مل گئے، اب پھر وہی روانی، وہی طغیانی، وہی بہاؤ اور بپھراؤ پن۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کو ''**فغشیھم من الیم ما غشیھم**'' سے بیان کیا ہے۔

یوں ہی بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت اسمویل ایک دفعہ کافروں کے نرغے میں آ گئے، محاصرہ بڑا سخت تھا، پیچھے وادی اور کھائی تھی، سامنے دریا تھا، حضرت اسمویل نے ''صلی اللہ علی محمد'' کا نعرہ بلند کیا، راہ مل گئی، گزر گئے، کافروں کا لشکر دریا میں غرق ہوکر رہ گیا۔ اس قسم کے محیر العقول واقعات سے کتابوں کے اوراق لبریز ہیں۔ واقعات کا نقل کرنا میرا مقصد نہیں، بتانا یہ ہے، درود پاک کا ورد کتنا عظیم ہے، اس کی برکت، فضیلت، اہمیت، افادیت کتنی عظیم ہے، یہی ایک عمل ہے

جس میں خالق ومخلوق دونوں شریک ہیں، فرشتے شریک ہیں، جنات شریک ہیں، بحر و بر، شجر حجر، خشک وتر، کائنات کی ہر شی شریک ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس کا حکم خدا نے دیا، قرآن نے دیا، احادیث نے دیا، صحابہ نے دیا، تابعین وتبع تابعین نے دیا، ہر دور کے ائمہ، علما، صوفیا، مشائخ، عشاق، اہل تقویٰ، صاحب ورع، تمام اعیان سنن نے دیا اور دل وجان سے اس پر عمل کیا، اس عمل کے لئے کوئی وقت، کوئی جگہ متعین نہیں، ہر وقت، ہر جگہ کر سکتے ہیں۔ یہ عمل اتنا پیارا ہے کہ نماز جیسی اہم عبادت کے اندر شامل ہے، جو اس پر عمل نہیں کرتا، یا اس عمل سے روکتا، یا اس سے اس کے دل میں کینہ ہے وہ خدا کا نافرمان ہے، صحیح حدیث کے لفظوں میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظلم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں، تمام اہل ایمان کو خدا کی نافرمانی اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ظلم وزیادتی کرنے سے محفوظ رکھے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام اعیان سنن کو قیاماً وقعوداً، ہر پل، ہر سانس، ہر جگہ درود پاک پڑھتے رہنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

آیئے! غور کریں، ہم کیسے پیدا ہوئے، ہمارے آبا واجداد کیسے وجود میں آئے، یہ رنگا رنگ کائنات کیسے بنی، عرش وکرسی، لوح وقلم، جنت ودوزخ، زمین وآسمان، تمام فرشتے، انبیا، انسان، جن کیوں کر تخلیق ہوئے، تمام جہان اور جو کچھ اس میں ہے سب کی اصل کیا ہے؟ قرار کائنات، پایۂ دوجہاں کون ہے، جان جہاں، باعث تخلیق دوجہاں کون ہے؟ بے شک خدا خالق ہے، مگر تمام مخلوقات کا سبب تخلیق کون ہے؟ صحیح حدیث ہماری رہنمائی کرتی ہے، حیات وکائنات کے رخ سے حجاب ہٹاتی ہے اور بتاتی ہے کہ رنگ ونور سے معمور یہ دنیا، اس دنیا میں جو کچھ بھی ہے، اس عالم ہست وبود کی ساری بہاریں کس کے صدقہ میں ظہور پذیر ہوئیں، وہ ہے، تو سب کچھ ہے، وہ نہ تھا، تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہو، تو کچھ نہ ہو، وہ جان جہاں ہے، سکون جانان جہاں ہے۔ پہلے درود پاک پڑھیے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، پھر سنیے:

نہ عرش تھا، نہ فرش، نہ پستی تھی، نہ بلندی، نہ سورج تھا، نہ روشنی، نہ چاند تھا، نہ چاندنی، نہ ستارے تھے، نہ کہکشاں، نہ وادی تھی، نہ پہاڑ، نہ صحرا تھا، نہ دریا، نہ بادل تھا، نہ بارش، نہ درخت تھے، نہ بیل، نہ پھل تھے، نہ پھول، نہ بہار تھی، نہ خزاں، نہ ہنگامہ تھا، نہ سناٹا، نہ تیرگی تھی، نہ تابندگی،

نہ دن تھا، نہ رات، نہ حدت تھی، نہ شدت، نہ ستار تھا، نہ سارنگی، نہ اونٹ تھا، نہ ساربان، نہ کسان تھا، نہ کوچوان، نہ کھیت تھا، نہ کھلیان، نہ پروائی تھی، نہ پچھوائی، نہ فوق تھا، نہ تحت، نہ دشائیں تھیں، نہ ریکھائیں، نہ نراس تھا، نہ آشائیں، نہ جھاڑ تھا، نہ گھاس، نہ اوکھ تھا، نہ اوس، نہ تلہن تھا، نہ دلہن، نہ چرند تھے، نہ چہچہاہٹ، نہ درند تھے، نہ چنگھاڑ، نہ رنگ تھا، نہ روغن، نہ سنگ تھا، نہ آہن، نہ جن تھے، نہ فرشتے، نہ انسان تھا، نہ انس، نہ خوشی تھی، نہ غم، نہ یہ تھا، نہ وہ، نہ ہم تھے، نہ تم، بس ایک ذات تھی، جو ازلیت و ابدیت سے متصف تھی، وہ ہے اور رہے گی۔

وہی ذات جو قادر مطلق ہے، اس نے چاہا، اپنے نور مطلق سے ایک نور پیدا کیا، جو ستھرا، ستھرا تھا، نکھرا، نکھرا تھا، سوہنا، سوہنا تھا، موہنا، موہنا تھا، اس وقت صرف وہ ذات تھی، دوسرا اس کے نور مطلق کا وہ ٹکڑا تھا، جو انوکھا تھا، نرالا تھا، بے جوڑ تھا، دست قدرت کا تراشیدہ تھا، مصور فطرت کا کشیدہ تھا، شاندار تھا، شاہ کار تھا، جس ذات وحدہ لاشریک نے اسے بنایا اور بنا کر اپنے پاس رکھا، قرب خاص میں رکھا، مدتوں رکھا، اس قربت و مدت کا تعین عقل اور قیاس سے بالا تر ہے، البتہ ارشاد حدیث میں واضح اشارہ موجود ہے۔ پھر اس ذات پاک کی جب، جہاں، جیسے، جب تک چاہت ہوئی، وہ نور دورا کرتا رہا، چمکتا رہا، دمکتا رہا، جگمگا تا رہا، جھلملا تا رہا۔ جب اس ذات پاک کی مشیت ہوئی کہ اس کی یکتائی و بے مثالی عام ہو، تو اس نے اس نور کو بانٹ دیا، تقسیم در تقسیم کے مرحلوں سے گزار دیا، اس نور کی تجلیاں بکھرنے لگیں، جلوؤں سے جلوے پھوٹنے لگے۔ کبریت سے دیپ جلتا ہے، پھر دیپ سے دیپ روشن ہوتے چلے جاتے ہیں، بس اسی طرح اس نور کی جلوہ سامانیاں کیا سامنے آئیں اس کائنات کی تشکیل ہوتی چلی گئی۔ عرش اسی نور سے بنا، کرسی اسی نور سے بنی، عرش کو اٹھانے والے، کرسی کو سنبھالنے والے اور دیگر انتظام کار فرشتے اسی نور سے بنے، قلم، لوح، جنت، جنت کی ساری نعمتیں اس نور سے وجود میں آئیں، تمام فرشتے، مہر و ماہ اور سارے روشن ستارے اسی نور سے نکلے، عقل، علم، عصمت اور توفیق اسی نور کا منت کش احسان ہے۔ ایک دفعہ نگاہ قدرت اس پر پڑی، تو وہ نور اس کے جلال و جمال کی ہیبت سے پسیجنے لگا، قطرہ، قطرہ ٹپکنے لگا، اس عالم میں اس نور سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے، انہی قطروں سے قدرت نے نبیوں اور

رسولوں کی روحیں تخلیق فرمائیں اور پھر جب ان نبیوں اور رسولوں کی روحیں سانسیں لینے لگیں ، تو انہی سانسوں سے ولیوں ، نیک بختوں ، شہیدوں اور قیامت تک پیدا ہونے والے مومنوں کی روحیں پیدا کی گئیں ۔سبحان اللہ عز وجل!

جب حضرت آدم کا قالب تیار ہوا، تو وہی نوران کی فرق اقدس میں جلوہ گر ہوا، وہی نور حضرت شیث کی جبین اقدس میں جلوہ گستر ہوا، پیشانی در پیشانی منتقل ہوتے ہوئے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں جلوہ آرا ہوا، یہیں سے اس نور نے حضرت آمنہ کے پاک، پاکیزہ، پوتر رحم میں جلوہ آرائی کی، اور جب وقت ظہور آیا، تو صل علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گونج سے دنیا گونج اٹھی ، زمانہ گونج اٹھا، فرشتوں نے خوشیاں منائیں، عرش وفرش پہ دھومیں مچیں، کائنات میں ہر سو اس نور کی برسات ہوگئی، جن وملک، زمین وفلک، انس وسمک ہر ایک رقص کناں تھا، لبوں پر کچھ تھا، تو بس یہی ایک زمزمہ تھا: **صلی اللّٰہ علیٰ محمد (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم)**

اس مفہوم کی حدیثیں بکثرت موجود ہیں، لیکن یہی ایک حدیث صحیح یہ بتانے کے لیے کافی سے زائد ہے کی کائنات کی اہم واعظم ارواح واشیا کی تخلیق کی حقیقت جب حقیقت محمد یہ ہے تو غیر اہم چیزوں کے وجود میں وہی حقیقت محمد یہ بدرجہ اولیٰ سبب اہم ہے ۔قرآن وتفسیر وحدیث کا غور سے مطالعہ کریں یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی ۔

قارئین کرام ! میری پرزور گزارش ہے ، درود پاک کو اپنی حیات کا وظیفہ بنالیں ، دنیا وآخرت کی کامیابی آپ کو اپنا بنالے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ ۔ جب آپ وظیفۂ درود کے بعد دعا کریں ،تو اس گنہ گار، اس کے والدین، اہل وعیال، اساتذہ ومشائخ کو اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں ، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو عشق رسول کی دولت عطا فرمائے، محبت رسول سے سرشار کرے، آمین ۔

کوچہ جاناں کا طلب گار

غلام جابر شمس مصباحی پورنوی

[بانی مرکز برکات رضا، میرا روڈ، ممبئی]

۱۱/جون ۲۰۰۸ء، بدھ

مقدمۂ مؤلف

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہٖ الکریم

اللہ عزوجل کے پیارے حبیب سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درودوسلام کا نذرانۂ عقیدت ومحبت پیش کرنا بلاشبہ ایک محبوب عمل ہے، صلاۃ وسلام اعمال وحسنات کی اساس، قرب خداوندی کا وسیلہ، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب عالی میں برگزیدگی کا مؤثر ترین ذریعہ اور قبولیت دعا کی سند ہے، آپ پر درود بھیجنا سنت الٰہیہ ہے، فرشتوں کا وظیفہ ہے، صحابہ کرام کا معمول اور اولیا واصفیا کا وطیرہ ہے۔قرآن مقدس میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ وملٰئکتہ یصلون علیٰ النبی یا أیھا الذین آمنوا صلّوا علیہ وسلِّموا تسلیماً. (ترجمہ) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔(۱)

درودوسلام کے معانی:

حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے دورد بھیجنے کا معنی فرشتوں کی جماعت میں آپ کی مدح وثنا بیان کرنا ہے اور ملائکہ کے درود بھیجنے کا معنی ''دعا'' ہے۔(تفسیر ابن کثیر ۶/۲۷۹، تفسیر آیات الاحکام ۲/۲۷۸)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بات تعلیقاً ذکر فرمائی اور قاضی اسماعیل نے موصولاً اس کا تذکرہ کیا ہے، حافظ قدس سرہ نے فتح الرحمان، ص:۱۹/۱۵۶ پر ارقام فرمایا کہ مذکورہ توجیہ تمام اقوال میں سب سے بہتر ہے، یہاں اللہ عزوجل کے درودوسلام کا مطلب اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وثنا اور اکرام وتعظیم ہے اور ملائکہ وغیرہ کے سلام کا معنی اللہ رب

العزت سے درود وسلام کا سوال کرنا ہے۔

علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بکر قشیری سے نقل کرتے ہوئے لکھا: اللہ عز وجل کی طرف سے حضور پر صلوٰۃ وسلام کا مفہوم ان کی بزرگی وشرف کا اظہار اور عزت ومقام کی وضاحت اور آپ کے علاوہ پر درود وسلام کا مطلب رحمت وعنایت ہے۔

اس اجمالی وضاحت سے یہ حقیقت واشگاف ہوگئی کہ حضور پر درود وسلام اور دوسرے مومنین پر سلام کے درمیان بہرحال فرق وامتیاز ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان اللّٰہ وملٰئکته یصلون علیٰ النبی یا أیها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماً. اور اس سے قبل دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: **هو الذی یصلی علیکم وملئکته.** وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے۔(۲)

یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مراتب ومدارج جس پایے کے ہیں وہ بہر صورت آپ کے علاوہ کے درجات سے اعلیٰ وارفع ہیں اور اس بات پر تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ اس آیۂ کریمہ کے اندر مقصود ومطلوب حضور کی توقیر وتکریم کا بیان ہے، آپ کی تعظیم و توصیف کا جو اسلوب بیان اس آیت سے نمایاں ہے دوسری آیات میں نہیں نظر آتا۔

علامہ حلیمی نے شعب میں فرمایا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام کا معنی آپ کی تعظیم ہے، اس لیے اب ہمارے قول ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ**'' کا مطلب ہوا ''اے اللہ! تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور بزرگی عطا فرما، ان کے مقام ومرتبہ کو اور آشکارا کردے۔'' یعنی دنیا میں ان کے تذکرے عام وتام فرما، ان کے دین کو غلبہ عطا کر، ان کی شریعت کو استحکام دے اور آخرت میں اعلیٰ علیین میں بہترین مقام سے نواز، اور آپ کی امت کے حق میں آپ کی شفاعت قبول فرما، مقام محمود پر کھڑا کر کے ان کی برتری اور شان محبوبیت کا اعلان کر۔ اب آیت کریمہ ''**صلوا علیه**'' کا معنی ہوگا ''ان پر درود وسلام کی دعا کرو۔''

شارح بخاری علامہ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی علیہ الرحمہ (م۸۵۵ھ) نے ''عمدۃ القاری شرح البخاری'' ص:۳۹۱/۱۵ پر اس بات کی وضاحت فرمائی ہے۔ عبارت یہ ہے:

"قولہ :قولوا اللهم صل على محمد "معناه :عظمه فى الدنيا باعلاء ذكره واظهار دعوته وابقاء شريعته وفى الآخرة بتشفيعه فى امته وتضعيف اجره ومثوبته، قوله :وبارک علیٰ محمد ای اثبت له وادم مااعطيته من التشريف والكرامة."

ایسا ہی المعجم الوافی لکلمات القرآن صفحہ ۹۹۸ پر موجود ہے۔عبارت یہ ہے:

"(ان اللّٰه وملائكته يصلون على النبى)صلاة اللّٰه علىٰ نبيه هو رضوانه و ثناؤه عليه فى الملأ الأعلىٰ عند الملائكة المقربين وصلاة الملائكة على النبى هو دعاء هم أن يزيده اللّٰه تعظيما وتشريفا (يصلى عليكم وملائكته)يتعهدكم برحمته ويغدق عليكم نعمه وفتوحاته فصلاة اللّٰه على عباده المومنين رحمته لهم وبركاته عليهم."

خلاصہ یہ ہوا کہ اس آیت مبارکہ کے اندر درود وسلام کے تین فاعل ہیں: اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل ایمان ۔جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وثنا کرتا ہے،اور جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہوتو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لیے دعا کرتے ہیں،اس کے بعد اہل ایمان کو حکم ہوا کہ تم بھی میرے محبوب کی رفعت شان کے لیے دعا کرو۔

مزید تحقیق کے لیے مطالعہ کریں:

(۱) تفسیر کبیر،ص:۱۹۸ ج:۲۵،المکتبۃ التوفیقیہ،مصر

(۲) تفسیر ابن کثیر،ص:۲۷۹ ج:۶،المکتبۃ التوفیقیہ،مصر

(۳) تفسیر طبری،ص:۴۶ ج:۲۲،المکتبۃ التوفیقیہ،مصر

(۴) تفسیر آیات الاحکام فی القرآن،ص:۲۷۷ ج:۲،دار احیاء التراث العربی

(۵) احکام القرآن لابن العربی،ص:۵۷۷ ج:۳،المکتبۃ التوفیقیہ،مصر

(٦) عمدۃ القاری شرح البخاری، ص:۳۹۱ ج:۱۵، داراحیاء التراث العربی
(۷) تفسیر روح البیان، مترجم، ص:۱۶۴ ج:۱۱، رضوی کتاب گھر دہلی
(۸) تفسیر ضیاء القرآن، ص:۸۸ ج:۴، طبع نئی دہلی
(۹) صحیح الاحادیث القدسیہ وشرحھا، ص:۳۴۵ ج:۲، المکتبۃ التوفیقیہ، مصر
(۱۰) یاایہاالذین اٰمنوا، ص:۴۰۹ ج:۲، فاروقیہ بک ڈپو، دہلی (احسنؔ برکاتی)

آگے کی ابحاث میں چالیس احادیث نبویہ کی روشنی میں درود وسلام کی جملہ جہات وحیثیات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تمام حوالہ جات کتاب کے اخیر میں ملاحظہ کریں۔

☆☆☆

بابِ اول

فضائل درود وسلام:

درود وسلام نہ صرف ایک دعا اور وظیفہ ہے، بلکہ اس کے عامل وقاری پر اللہ عزوجل کی بے پناہ رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں، خود خداوند قدوس اور اس کے نوری فرشتے اس پر درود وسلام بھیجتے ہیں، اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے گناہ مٹادیے جاتے ہیں۔ بلکہ دورد شریف پڑھنے والا روز قیامت شافع محشر حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا، دنیا میں پیش آنے والے پریشان کن لمحات اور دشوار گزار گھڑیوں میں اللہ عزوجل اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا، یہی درود مغفرت ذنوب کا سبب بنے گا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا مانگنے والا اور آپ پر کثرت سے درود پڑھنے والا شفاعت سے سرفراز ہوگا اور اسے بلند مقام سے نوازا جائے گا۔ پڑھنے والے کے چہرے سے نور کی بارش ہوتی ہے، موت کی شدت آسان ہوتی ہے، عذاب قبر دور ہوجاتا ہے، قبر کی تاریکی سے نجات ملتی ہے۔ پیش کردہ احادیث نبویہ میں ان تمام حقائق اور انعامات کو بخوبی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے، دیانت داری سے پڑھیں اور ان خوش نصیبوں میں اپنے آپ کو شامل کرلیں۔

حدیث: (۱)- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ عزوجل نے اس پر دس مرتبہ درود بھیجا۔ (۳)

حدیث: (۲)- حاکم، ابن حبان اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ نے اس پر دس بار درود بھیجا، اس کے دس گناہ مٹادیے اور دس درجات بلند فرمائے۔ (۴)

حدیث: (۳)- احمد اور حاکم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کے اموال کی طرف نکلے، اس میں داخل ہوکر آپ نے قبلہ

کی طرف منہ کیا اور سجدہ ریز ہو گئے، آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہمیں گمان ہوا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی روح قبض فرمالی ہے، پھر میں آپ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا، اب حضور نے سر اٹھایا اور فرمایا: کون؟ میں نے عرض کیا: عبدالرحمٰن، پھر فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایسا سجدہ کیا کہ ہمیں خیال گزرا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی روح قبض کر لی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر خوش خبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے تجھ پر درود پڑھا میں نے اس پر درود بھیجا اور جس نے تجھ پر سلام بھیجا میں نے اس پر سلام بھیجا۔ اس لیے میں شکریہ کے طور پر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا۔(۵)

حدیث:(۴)- امام احمد، نسائی اور ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن ہمارے درمیان تشریف لائے، مسرت وشادمانی کی لکیریں آپ کے رخ انور سے ہویدا تھیں، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کے چہرے پر بہجت وسرور کے آثار کا دیدار کر رہے ہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد! آپ کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ کوئی آپ پر درود پڑھے تو اس پر میں دس درود پڑھوں اور کوئی آپ پر سلام بھیجے تو اس پر دس سلام بھیجوں۔(۶)

فائدہ:

امام احمد نے اپنی مسند میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں نے اس پر ستر بار درود پڑھا۔(۷)

امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے بابت فرماتے ہیں کہ اسے حدیث مرفوع کا درجہ حاصل ہے، کیوں کہ اس میں اجتہاد کی گنجائش نہیں اور امام شوکانی نے اپنی کتاب ''تحفۃ الذاکرین'' میں ص ۲۹ پر لکھا کہ مذکورہ دونوں حدیثوں کے درمیان تطبیق وتوفیق کی صورت یہ ہوگی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس مبارک عمل کے ثواب کا علم تھوڑا تھوڑا حاصل ہوتا رہا، جب پورا علم آپ کو ہو

گیا تو اس کے بارے میں آپ نے صاف صاف بیان فرما دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

درود وسلام میں خلوص کی اہمیت:

حدیث:(۵)-بزار وطبرانی نے ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور نسائی نے سعید بن عمیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ اپنے والد مکرم سے روایت بیان کرتے ہیں (یہ بدری صحابی ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے جس امتی نے خلوص دل سے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس پر دس بار درود بھیجے گا، اس کے دس درجات بلند کرے گا، اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دے گا اور دس گناہ معاف فرما دے گا۔(۸)

بکثرت درود بھیجنے والا سب سے اولیٰ و برگزیدہ ہوگا:

حدیث:(۶)-ترمذی اور ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود وسلام پیش کرتا ہوگا۔(۹)

کثرت سے درود پڑھنا ازالۂ غم اور مغفرت ذنوب کا سبب:

جو کوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھے گا اللہ عزوجل اس کی غم واندوہ کی گھڑیوں میں کافی ہوگا اور اس کی خطائیں بخش دے گا۔

حدیث:(۷)-ترمذی اور حاکم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ جب تہائی شب گزر چکی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی یاد کرو، اللہ تعالیٰ کی یاد کرو، پہلا شدید زلزلہ آیا اس کے بعد دوسرا آئے گا (مراد نفخۂ اولیٰ اور ثانیہ) آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو اس میں ہیں، آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو اس میں ہیں۔ ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! **انی اکثر الصلوۃ علیک فکم اجعل لک من صلاتی؟** اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں دعا بہت کرتا ہوں، اس میں سے حضور کے لیے کس قدر مقرر کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جتنی چاہے۔ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: چوتھائی حصہ، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا:

جس قدر چاہے، ہاں اگر زیادہ کرو گے تو تمہارا بھلا ہوگا، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی تو دو تہائی حصہ، فرمایا جو تمہارا جی چاہے، ہاں اگر بڑھاؤ گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا میں پوری دعا آپ پر درود وسلام پڑھوں گا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیری سب مہمات کفایت کرے گا، تیرے سب رنج وغم دور ہو جائیں گے اور تمہارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔(۱۰)

امام حافظ بن عبدالقوی منذری قدس سرہ (م۶۵۶ھ) ''الترغیب و الترھیب'' ص۵۱۰/۲ میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول ''**انی اکثر الصلاۃ علیک فکم اجعل لک من صلاتی؟**'' کا معنی ہوگا ''**اکثر الدعا فکم اجعل لک من دعائی صلاۃ علیک؟**'' میں کثرت سے دعائیں کرتا ہوں تو اپنی دعا کا کتنا حصہ آپ پر درود وسلام پڑھنے کے لیے مختص کر دوں؟

حدیث:(۸)۔طبرانی نے حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنی دعا کا تہائی حصہ آپ پر درود کے لیے خاص کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے۔عرض کی: دو تہائی حصہ؟ فرمایا: ہاں، عرض کی: کل دعا کے عوض درود مقرر کروں؟ تو اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا کرے گا تو اللہ عزوجل تیرے دنیا وآخرت کے سب کام بنا دے گا اور دنیا وآخرت کے تمام پریشان کن لمحات اور غم زدہ گھڑیوں میں تمہارے لیے کافی ہوگا۔(۱۱)

اللہ تعالیٰ سے حضور کا وسیلہ مانگنے والے پر آپ کی شفاعت واجب ہے:

حدیث:(۹)۔طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اذان کی آواز سنتے وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے اور اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، پھر کہتا ہے: اے اللہ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے لیے وسیلہ بنا اور فضیلت دے، اعلیٰ علیین میں ان کا درجہ بلند فرما، برگزیدہ بندوں میں ان کی محبت وعقیدت کو تام

فرما اور مقربین میں ان کے تذکرے عام کر، تو بروز قیامت اس کے لیے شفاعت واجب ولازم ہو گئی۔(۱۲)

جس نے اللہ تعالیٰ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت اور قرب کی دعا کی اس کے لیے آپ کی شفاعت واجب ہوگئی، بروز قیامت شافع محشر علیہ التحیۃ والثنا کی کرم نوازی ہوگی اور وہ بندہ شفاعت سے سرفراز کیا جائے گا۔

حدیث:(۱۰)-احمد، طبرانی اور بزار نے رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: جس نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود پڑھا اور کہا: اے اللہ! روز قیامت اسے برگزیدہ مقام پر کردے تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔(۱۳)

مومنین کا درود حضور تک پہنچتا ہے:

حدیث:(۱۱)-احمد اور ابو داؤد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ تم کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔(۱۴)

حدیث:(۱۲)-طبرانی نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی رہو مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔(۱۵)

حدیث:(۱۳)-احمد اور نسائی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک زمین میں سیاحت کرنے والے اللہ عزوجل کے ملائکہ میرے امتی کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔(۱۶)

شوکانی نے تحریر کیا ہے کہ مذکورہ حدیث میں صرف سلام کے بابت آنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک درود پہنچانے کے منافی نہیں ہے، درود وسلام دونوں کا حکم ایک ہے۔یعنی جس طرح سلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے، درود بھی آپ کو پہنچایا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں:

حدیث:(۱۴)-احمد اور ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ عزوجل میری روح کو اس کا سلام پہنچا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔(۱۷)

درود صدقہ کے قائم مقام ہے:

حدیث:(۱۵)-امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں اور ابن حبان وابو یعلیٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے پاس صدقہ کا مال نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ کہے: ''اے اللہ! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور تمام مومنین، مومنات، مسلمین ومسلمات پر درود بھیج'' تو بے شک یہی زکوٰۃ ہے، مزید فرمایا: مومن کسی بھلائی سے آسودہ نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا ٹھکانا جنت نہ ہو جائے۔(۱۸)

جمعہ کی شب اور دن میں کثرت سے درود پڑھنا:

حدیث:(۱۶)-احمد، ابو داؤد اور حاکم نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہارے دنوں میں افضل دن جمعۃ المبارکہ ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کا انتقال ہوا، اسی دن سور پھونکا جائے گا، اسی دن چنگھاڑ آئے گی، اس لیے اس دن تم لوگ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، بے شک تمہارے درود مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا جب آپ قبر میں تشریف لے جا چکے ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے اوپر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔(۱۹)

فائدہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو روایت کردہ حدیث پیچھے گزری کہ زمین میں

سیاحت کرنے والے اللہ عزوجل کے فرشتے میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

اس حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ہر درود اور ہر سلام حضور تک پہنچتا ہے خواہ جمعہ کے دن بھیجا اور پڑھا جائے یا اور دنوں، راتوں میں۔ ہاں یہ خصائص رسول میں ہے کہ درود وسلام جمعہ ہی کے دن آپ پر پیش ہوتے ہیں۔

حدیث: ۱۷۔ بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اور رات میں مجھ پر بہ کثرت درود پڑھو، جس نے مجھ پر درود بھیجا، اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ (۲۰)

بابِ دوم

درود نہ پڑھنے پر وعیدیں:

جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خود تذکرہ کرے یا اس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، اس کے لیے وارد شدہ وعیدات کا تذکرہ درج ذیل احادیث میں ملاحظہ کریں۔

حدیث: (۱۸)- حاکم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منبر لاؤ، ہم نے منبر حاضر کیا، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پہلے زینہ پر چڑھے اور کہا: آمین، پھر دوسرے زینہ پر چڑھے اور کہا: آمین، پھر تیسرے زینہ پر چڑھے اور کہا: آمین، پھر اس سے اتر آئے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ سے ایسی باتیں سنی جو اس سے پہلے نہ سنی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ الصلاۃ والسلام میرے پاس آئے اور کہا: دوری ہے اس کے لیے جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنے لیے مغفرت طلب نہ کرے، میں نے کہا: آمین۔ پھر جب میں دوسرے زینہ پر چڑھا تو کہا: دوری ہے اس کے لیے جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، میں نے کہا: آمین، جب میں تیسرے زینہ پر چڑھا تو کہا: دوری ہے اس کے لیے جو اپنے بوڑھے والدین یا ان میں سے ایک کو پائے اور ان دونوں کی وجہ سے جنت میں نہ داخل ہو جائے، تو میں نے کہا: آمین۔ (۲۱)

حدیث:(۱۹)-ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے تو کہا: آمین، آمین، آمین، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ منبر پر تشریف لے جا کر آپ نے تین مرتبہ آمین کہا؟، ارشاد فرمایا: جبریل علیہ الصلاۃ والسلام میرے پاس آئے اور کہا: جس شخص نے رمضان کا مہینہ پالیا اور رمضان نے اس کے لیے مغفرت طلب نہ کی وہ دوزخ میں داخل ہو گیا تو اللہ عزوجل نے اسے اپنی رحمت سے دور کر دیا، آپ آمین کہیں، تو میں نے آمین کہا۔ اور جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا اور ان کی اچھی طرح دیکھ بھال نہ کی اور مر گیا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے اسے دور کر دیا، آپ آمین کہیں، تو میں نے کہا: آمین۔ اور جس کے پاس آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے اور مر جائے وہ دوزخ میں داخل ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے رحمت سے دور کر دیا، آپ آمین کہیں، تو میں نے کہا: آمین۔ (۲۲)

ذکر کے وقت درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے:

حدیث:(۲۰)-ترمذی اور حاکم نے حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رویت کی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ بخیل ہے۔ (۲۳)

حدیث:(۲۱)-ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی ناک گرد آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے، اس کی ناک گرد آلود ہو جس کو رمضان ملے اور گزر جائے اور اس کے لیے مغفرت طلب نہ کرے، اس کی ناک گرد آلود ہو جو اپنے بوڑھے والدین کو پائے اور جنت میں داخل نہ ہو جائے۔ (۲۴)

جس نے حضور پر درود پڑھنا چھوڑ دیا جنت کا راستہ بہک گیا:

حدیث:(۲۲)-امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر درود پڑھنا چھوڑ دیا وہ جنت کا راستہ بہک گیا۔ (۲۵)

اس بات کے تحت ذکر کردہ احادیث نبویہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہو، آپ کا نام پاک لیا جائے یا خود اپنی زبان سے تذکرہ کرے اور نام زبان پر آئے تو آپ پر درود پڑھنا واجب ہے، جب سننے والے پر واجب و لازم ہے تو پڑھنے والے پر بدرجۂ اولیٰ ضروری ہوگا۔

اس سلسلے میں ''ان اللّٰہ و ملٰئکتہ'' کے تحت صدرالافاضل مفسر قرآن علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز ارقام فرماتے ہیں:

''سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے، ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی، ایک مرتبہ اور اس سے زائد مستحب ہے، یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں۔'' (خزائن العرفان)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

''اللہ عزوجل کا نام پاک سن کر حکم ہے کہ عزوجل یا اس کی مثل کلمات تعظیمی کہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر واجب ہے کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا علیہ الصلاۃ والسلام یا اس کے مثل کلمات درود کہے، مگر یہ دونوں وجوب بیرون نماز ہیں، نماز میں سوا ان کلمات کے جو شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے مقرر فرما دیے ہیں اور کی اجازت نہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ، ص:۴۴۹، جلد:۳)

بابِ سوم

ہر مجلس میں دورد پڑھو:

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین، فقہا، علما و مشائخ کا یہ طریقہ اور وظیفہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی محفل، مجلس منعقد کرتے یا کوئی مشاورتی میٹنگ میں بیٹھتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ لیا کرتے، اللہ عزوجل کی حمد بیان کرتے اور خدا و رسول کے حفظ و امان میں بیٹھ کر معاملات حل فرمایا کرتے، اس مجلس میں نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر خیر ہوتا، آپ کی سیرت طیبہ بیان کی جاتی، غزوات کا تذکرہ کیا جاتا، اوصاف حمیدہ و خصائل شریفہ کے

متعلق گفتگو ہوتی، ان کے اسوۂ حسنہ کہ روشنی میں زندگی گزارنے کی تلقین کی جاتی۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبھی تو ارشاد فرمادیا:

''تم پر لازم ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے راشدین کے طریقے پر چلو۔''

اور دوسری حدیث میں فرمایا:

''بڑی جماعت کا اتباع کرو، جو اس سے علاحدہ ہوا وہ جہنم میں چلا جائے گا۔''

اس لیے ہم پر صحابہ کرام، بزرگان دین، مشائخ عظام کے طریقہ پر چلنا، ان کے دامن کرم سے وابستگی اختیار کرنا لازم وضروری ہے۔ ہر مجلس میں اللہ عزوجل کا ذکر اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کے متعلق احادیث میں بے پناہ تاکیدات بیان ہوئی ہیں اور اس سے بے اعتنائی برتنے والوں کے لیے سخت وعیدیں آئی ہیں۔

حدیث:(۲۳)-ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس قوم نے کوئی محفل منعقد کی، اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی پر درود نہ پڑھا تو تو ان پر ایک مصیبت معلق ہو جائے گی، اب اللہ عزوجل چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو انھیں بخش دے۔(۲۶)

حدیث:(۲۴)-احمد اور ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم نے کوئی مجلس رکھی، اس میں اللہ عزوجل کا ذکر نہ کیا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا تو وہ مجلس ان پر بروز قیامت حسرت وافسوس کا سامان بن جائے گی، اگرچہ وہ ثواب کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔(۲۷)

حدیث:(۲۵)-طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قوم کسی مجلس میں اکٹھا ہوئی اور پھر مجلس برخاست ہوگئی اور لوگ اٹھ کر چلے گئے مگر انہوں نے اللہ عزوجل کا ذکر نہ کیا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا تو وہ مجلس ان پر مصیبت بن جائے گی۔(۲۸)

حدیث:(۲۶)-بیہقی اور نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم نے کوئی اجتماع کیا اور بغیر اللہ کے ذکر اور حضور پر درود کے منتشر ہو گئی تو وہ لوگ میت کے بدبودار جثہ کے پاس سے اٹھ کر گئے۔(۲۹)

حدیث:(۲۷)-بیہقی اور نسائی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس قوم نے کوئی مجلس رکھی، لیکن اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا تو وہ مجلس ان پر حسرت کا سامان بن جائے گی، اگرچہ اپنے ثواب کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔(۳۰)

بابِ چہارم

درود کب پڑھا جائے؟:

وقت کی اہمیت وافادیت سے کسی کو انکار نہیں، افضل العبادات نماز کو بھی وقت کا پابند رکھا گیا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کن کن اوقات میں درود پڑھا جائے؟، اس تعلق سے بہت سی احادیث مروی ہیں جن کا بیان آگے آرہا ہے، سردست امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ کی یہ تحریر پڑھ لیں، فرماتے ہیں:

''سب درودوں میں افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے، درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہے وہاں رک جائے اور بہتر ہے کہ ایک وقت معین کر کے ایک عدد مقرر کر لے کہ اس قدر باوضو دوزانو ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کے طرف مونھ کر کے روزانہ عرض کیا کرے، جس کی مقدار سو بار سے کم نہ ہو، زیادہ جس قدر نباہ سکے بہتر ہے، علاوہ اس کے اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے وضو، بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے اور اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے عرض کرتا رہے، تاکہ حضور قلب میں فرق نہ ہو، درود شریف اور کلمہ طیبہ اور استغفار ان سب کی کثرت نہایت محبوب، مطلوب ہے، کلمہ طیبہ کو افضل الذکر فرمایا اور یہ کہ اللہ عزوجل تک اس کے پہنچنے میں کوئی روک نہیں اور استغفار کے لیے فرمایا: شادمانی ہے اسے جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار بہ کثرت پائے اور اپنے تمام اوقات کو درود شریف میں صرف کر دینے کو فرمایا کہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ

تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔''

(فتاویٰ رضویہ، ص:۶۲، ج:۳)

اذان کے بعد درود وسلام پڑھنا اور وسیلے کا سوال کرنا:

حدیث:(۲۸)- امام مسلم، ابوداؤد اور نسائی وغیرہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جو وہ کہتا ہے اسی طرح تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو، اس لیے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس بار درود بھیجے گا، پھر تم اللہ عزوجل سے میرے وسیلہ کا سوال کرو، کیوں کہ وسیلہ جنت کی ایک منزل ہے، جو اللہ عزوجل کے بندوں میں صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید قوی ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، تو جس نے میرے وسیلے کا سوال کیا اس کے لیے شفاعت حلال ہوگئی۔ (۳۱)

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود شریف پڑھا جائے:

حدیث:(۲۹)- امام ترمذی نے حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی وہ اپنی دادی حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے اور عرض گزار ہوتے: اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے اور کہتے: اے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل وکرم کے دروازے کھول دے۔ (۳۲)

حدیث:(۳۰)- ابن ماجہ، ابن حبان اور ابن خزیمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور جب مسجد سے نکلے تو مجھ پر سلام بھیجے اور کہے: اے اللہ! شیطان رجیم سے میری

حفاظت فرما۔(۳۳)

تشہد کے بعد درود شریف پڑھا جائے:

حدیث:(۳۱)۔دار قطنی اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ ہم سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کے بارے میں معلوم ہو چکا، لیکن جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں تو کیسے آپ پر درود بھیجیں؟ راوی فرماتے ہیں کہ اس کی بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چپ رہے، ہم نے دل میں کہا: کاش اس نے یہ بات نہ پوچھی ہوتی، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود پڑھو تو یہ کہو: **اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی اٰل ابراھیم و بارک علی محمد النبی الامی و علی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید.** یعنی اے اللہ عزوجل! امی لقب نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پر دورد و سلام بھیج جس طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام اوران کی آل پر درود بھیجے اور امی لقب نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کی آل پر برکتوں کا نزول فرما جس طرح ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو برکات سے سرفراز فرمایا، بے شک تو ہی سب خوبیوں والا ،عزت والا ہے۔(۳۴)

دعا کے وقت درود پڑھا جائے:

حدیث:(۳۲)۔امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور حاکم نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی: وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ وہ نماز میں دعا کر رہا ہے، لیکن اس نے آپ پر درود نہیں پڑھا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو جلدی بلاؤ تو آپ نے اس سے اور تمام لوگوں سے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو اللہ کی حمد وثنا سے شروع کرو، پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجو، پھر اس کے بعد جو چاہو دعا کرو۔(۳۵)

حدیث:(۳۳)-امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، جب میں بیٹھ گیا تو سب سے پہلے اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کی، پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھا، پھر اپنے لیے دعا کی۔تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگو تمھیں ملے گا، مانگو تمھیں عطا ہوگا۔(۳۶)

مجدد اعظم امام احمد رضا قادری کے والد ماجد حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں قادری بریلوی قدس سرہ العزیز اپنے رسالہ ''احسن الوعا لآداب الدعا'' میں صفحہ ۹ پر دعا کے آداب بیان کرتے ہوئے ادب نمبر ے میں ذکر فرماتے ہیں:

''اول وآخر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کے آل واصحاب پر درود بھیجے کہ درود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے اور پروردگار اس سے برتر کہ اول وآخر کو قبول فرمائے اور وسط کو رد کردے؟ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے: دعا زمین وآسمان کے درمیان روکی جاتی ہے جب تک اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے، بلند نہیں ہونے پاتی۔''

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز ''ذیل المدعا لاحسن الوعا'' میں صفحہ ۹ پر دعا سے قبل درود شریف پڑھنے کے تعلق سے یہ حدیث (امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **الدعا محجوب عن اللّٰہ حتیٰ یصلی علیٰ محمد و أهل بيته.** [یعنی دعا اللہ عزوجل سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے] ذکر کرنے کے بعد ارقام فرماتے ہیں:

''اے عزیز! دعا طائر (یعنی پرندہ) ہے اور درود شہپر، طائر بے پَر کیا اڑ سکتا ہے۔''

نماز جنازہ میں درود پڑھا جائے:

حدیث:(۳۴)-اسماعیل قاضی نے حضرت ابوامامہ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ سب سے پہلے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے، پھر میت کے لیے خاص دعا کرے،

یہاں تک کہ فارغ ہو جائے اور یہ صرف ایک بار پڑھے پھر اپنے دل میں سلام کہہ لے۔ (۳۷)

جب نبی کا ذکر ہو سلام و درود پڑھو:

حضور سید المرسلین، خاتم النبیین، مراد المشتاقین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک یا ذکر سن کر ایک عاشق صادق کے عشق کی شمع فروزاں ہو جاتی ہے، اگر اس کے کانوں میں اس عظیم ذات سے متعلق کوئی آواز سنائی دیتی ہے یا کوئی نغمہ گونجتا ہے تو اس کے دل و دماغ میں عجیب کیف و سرور پیدا ہو جاتا ہے، اس کے افکار و ادراکات میں بالیدگی و روئیدگی آجاتی ہے، ایسے حسین اور کیف آور مواقع پر لاشعوری طور پر اس کی زبان درود و سلام کے نغمات گنگنانے لگتی ہے، یہی نہیں بلکہ اس کے قلب و جان نغمہ سنجی کرنے لگتے ہیں۔ وہ پتھر دل ہوگا جسے یہ بات وجدانی کیفیات سے دوچار نہ کر دیتی ہو اور اس کے جذبات و احساسات میں کوئی بدلاؤ نہ پیدا ہوتا ہو۔ اس لیے حکم ہوا کہ ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت درود پڑھو، درج ذیل حدیث ملاحظہ کریں اور درود و سلام بھیجنے کا عزم پختہ کر لیں۔

حدیث: (۳۵)۔ نسائی اور طبرانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس میرا تذکرہ ہو وہ مجھ پر درود پڑھے، جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس بار درود بھیجے گا۔ (۳۸)

ضروری تنبیہ

ہمارے مشاہدے میں کچھ ایسے لوگ آتے ہیں جب وہ "**قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم**" (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا) کہتے ہیں تو درود و سلام کا کلمہ "**صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم**" بڑی عجلت میں زبان سے نکالتے ہیں کہ پورا کلمۂ درود درست ادا نہیں ہو پاتا، ہلکا پھلکا درود ہی سمجھ میں آتا ہے، یہ بالکل درست نہیں۔ اس لیے کہ خدشہ اور ڈر ہے کہ کہیں ایسا کرنے سے اجر و ثواب ملنے کی بجائے اس کے نامۂ اعمال میں گناہ نہ لکھ دیا جائے، اس لیے ہر کسی پر واجب و لازم ہے کہ درود و سلام کے کلمات کی ادائیگی میں بہترین اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے سکون و اطمینان قلب کا مظاہرہ کرے۔ اللہ عزوجل اسے اجر عظیم سے نوازے گا۔

کچھ حضرات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے محض رسول، رسول کا استعمال کرتے ہیں اور درود وسلام نہ پڑھنے کا حیلہ قلتِ وقت بتاتے ہیں، امام احمد رضا قدس سرہ العزیز اس حوالے سے رقم طراز ہیں:

''نام اقدس تعظیم کے ساتھ لینا فرض ہے، خالی رسول، رسول کہنا اگر بہ قصد ترک تعظیم ہے تو کفر ہے، ورنہ بلاضرورت ہو تو برکات سے محرومی۔'' (۳۹)

اسی طرح کچھ کاتب اور قلم کار حضرات ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' اور ''علیہ الصلوٰۃ والسلام'' میں کافی بخل سے کام لیتے ہیں، امام اہل سنت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

''درود شریف کی جگہ ''صلعم'' یا ''ع'' یا ''م'' یا ''ص'' یا ''صللم'' لکھا کرتے ہیں محض مہمل و جہالت ہے **القلم احدی اللسانین** جیسے زبان سے درود شریف کے عوض یہ مہمل کلمات کہنا درود کو ادا نہ کرے گا، یوں ہی ان مہملات کا لکھنا درود لکھنے کا کام نہ دے گا، ایسی کوتاہ قلمی سخت محرومی ہے، میں خوف کرتا ہوں کہ کہیں ایسے لوگ ''**فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لهم**'' میں نہ داخل ہوں، نام پاک کے ساتھ پورا درود لکھا جائے ''**صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم**''. (۴۰)

حکم مذکور کتابت و تکلم دونوں کاموں میں بخل کی شناعت کو کامل طور پر کھولتا ہے، اس لیے ہم پر لازم وضروری ہے کہ اس طرز عمل سے بچیں اور اپنے نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے اور لکھنے میں تساہل کا شکار نہ ہوں۔ کیا کوئی سچا، پکا مسلمان اس بات کو گوارا کرسکتا ہے؟

قبر انور شریف کے پاس درود وسلام پڑھا جائے:

روضہ رسول علیہ الصلاۃ والسلام پر ہر صبح وشام ستر، ستر ہزار ملائکہ کا نزول ہوتا ہے، ہر گھڑی تجلیات ربانی اترتی ہے، انوار وعرفان کی برسات ہوتی ہے، وہیں قریب میں ایسی پیاری پیاری جنتی کیاریاں ہیں جن کی شادابی باغ فردوس کے لالہ زاروں کو آنکھ دکھاتی ہے، مرقد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رحمت ونکہت کی روشنی پھوٹتی ہے، ہر گھڑی اللہ عز وجل کی عنایات، انعامات ونوازشات کی بارش ہوتی ہے۔ یقیناً جو جگہ مہبط انوار الٰہی ہو، مہبط ملائکہ ہو اس کی عظمت وشان اور

رفعت وشوکت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟ اس مقام پر کی گئی دعائیں قبولیت سے مشرف ہوتی ہیں، اسی لیے حکم دیا گیا کہ مواجہہ اقدس کے پاس دعا کرو، کیوں کہ دعا یہاں قبول نہ ہوگی تو کہاں ہوگی؟ اگر نبی کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باادب کھڑے ہوکر درود وسلام کا نذرانہ محبت پیش کیا جائے تو کیا قرب خداوندی اور رضائے حبیب خدا نہ ملے گی؟ ملے گی اور یقیناً ملے گی۔ اسی لیے تو صحابہ کرام اس مبارک عمل کی بجا آوری میں حد درجہ کوشاں نظر آتے تھے۔ درج ذیل احادیث پڑھیں اور صحابی رسول کا طرز عمل ملاحظہ کریں۔

حدیث:(۳٦)- امام مالک اور قاضی اسماعیل نے حضرت عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں اور حضور پر اور ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر درود پڑھ رہے ہیں۔(۴۱)

اور بیہقی و اسماعیل قاضی حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو مسجد نبوی شریف میں آتے پھر قبر انور کے پاس جاتے اور عرض گزار ہوتے: ''**السلام علیک یا رسول اللّٰہ، السلام علیک یا ابا بکر، السلام علیک یا ابتاہ**'' یعنی اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو سلام، اے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ کو سلام اور اے والد محترم فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ کو سلام۔(۴۲)

بابِ پنجم

درود شریف کے مختلف صیغے:

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درود وسلام کے متعدد صیغے احادیث نبویہ میں بیان فرمائے اور انہیں پڑھنے کا حکم دیا۔ اس باب کے تحت انہیں درود مقدس کا تذکرہ کیا گیا ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول و ماثور ہیں:

حدیث:(۳۷)-حضرت امام بخاری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حدیث روایت کی: **اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی ابراھیم و بارک علی محمد و ال محمد کما بارکت علی ابراھیم و ال ابراھیم.**

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام نازل فرما جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل فرمائے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل کو برکتوں سے سرفراز فرما جس طرح ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی آل کو برکات وانعامات سے نوازا۔(۴۳)

حدیث:(۳۸)- امام بخاری نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی:

اللھم صل علی محمد و أزواجه و ذریته کما صلیت علی اٰل ابراھیم و بارک علی محمد و أزواجه و ذریته کما بارکت علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید.

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی ازواج اور ذریت پر درود وسلام نازل فرما جس حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی آل پر نازل فرمائے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، ان کی ازواج اور ذریت پر برکتوں کا نزول فرما جس طرح آل ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پر فرمایا، بے شک تو ہی سب خوبیوں والا، عزت والا ہے۔(۴۴)

حدیث:(۳۹)- امام بخاری حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: **اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید کما بارکت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید**

ترجمہ: اے اللہ عزجل! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پر دورد وسلام بھیج جس طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی آل پر درود بھیجے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکتوں کا نزول فرما جس طرح ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی آل کو برکات سے

سرفراز فرمایا، بے شک تو ہی سب خوبیوں والا، عزت والا ہے۔(۴۵)

حدیث:(۴۰)-امام مسلم نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی: **اللھم صل علی محمد و علی اٰل محمد کما صلیت علی اٰل ابراھیم و بارک علی محمد و علی اٰل محمد کما بارکت علی اٰل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید.**

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پر دورد و سلام بھیج جس طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی آل پر درود بھیجے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکتوں کا نزول فرما جس طرح ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی آل کو دونوں جہان کی برکات سے سرفراز فرمایا، بے شک تو ہی سب خوبیوں والا، عزت والا ہے۔(۴۶)

الانتباہ

جن احادیث میں اللہ عزوجل کی طرف سے بندوں پر درود پڑھے جانے کی صراحت ہے ان میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ درود و سلام کے بدلے میں اس بندے پر نازل ہوگی، وہ اللہ عزوجل کے حفظ و امان میں ہوگا اور انعامات خداوندی کا مستحق ہوگا۔

درود شریف کے حوالے سے مجدد اعظم، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی یہ تحریر پڑھنے کے قابل ہے:

''بے شک درود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دعا ہے اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلی [پڑھنے والے] پر عائد ہوتے ہیں، ہرگز اپنے لیے دعا میں نہیں، بلکہ ان کے لیے دعا تمام امت مرحومہ کے لیے دعا ہے کہ سب انہی کے دامن دولت سے وابستہ ہیں، سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست۔''(۴۷)

فضیلت درود اور اجازت عام:

رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم قرآن وحدیث میں بہ صراحت موجود ہے، جیسا کہ ابھی ہم نے ان پر قدرے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ درود و سلام کے مختلف الفاظ اور صیغے

ہیں جو ماقبل میں بیان ہوئے، بزرگان دین نے بھی کئی صیغوں کا اضافہ کیا ہے، امام احمد رضا قدس سرہ نے درج ذیل درود شریف کا صیغہ تحریر کیا ہے، احادیث وآثار سے جو فضائل وفوائد درود پڑھنے کے ثابت ہیں ان میں سے چالیس آپ نے شمار کیا ہے، یہ درود کوئی بھی مسلمان پڑھ سکتا ہے، ان کی طرف سے عام اجازت ہے، مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اس درود کو پڑھیں اور اپنی دنیا وآخرت سنواریں۔ وہ درود شریف یہ ہے: "**صلی اللّٰہ علی النبی الامی و اٰلہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلاۃ و سلاما علیک یا رسول اللّٰہ**".

طریقہ:

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں، جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر بعد جو کہیں اکیلا ہو تنہا ہی پڑھے، اس کے فائدے جو صحیح ومعتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھے گا، جو ان کی عظمت تمام جہان سے زیادہ دل میں رکھے گا، جو ان کی شان گھٹانے والوں، ان کے ذکر پاک مٹانے والوں سے دور رہے گا، ایسا جو کوئی مسلمان اسے پڑھے گا اس کے لیے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض لکھے جاتے ہیں۔

(۱)۔اس کے پڑھنے والے پر اللہ عزوجل اپنی تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔

(۲)۔اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

(۳)۔پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

(۴)۔اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

(۵)۔اس کے پانچ ہزار درجے بلند فرمائے گا۔

(۶)۔اس کے ماتھے پر لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں ہے۔

(۷)۔اس کے ماتھے پر تحریر فرمادے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

(۸)۔اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

(۹)۔پانچ ہزار بار فرشتے اس کا اور اس کے باپ ک نام لے کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! فلاں بن فلاں حضور پر درود وسلام عرض کرتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر بار کے درود وسلام پر فرمائیں گے: فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔

(۱۰)-جتنی دیر اس میں مشغول رہے گا اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

(۱۱)- اللہ تعالیٰ اس کی تین سو حاجتیں پوری فرمائے گا، دوسودس حاجتیں آخرت کی اور نوے حاجتیں دنیا کی۔

(۱۲)-اس کے مال میں ترقی دے گا۔

(۱۳)-اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا۔

(۱۴)-دشمنوں پر غلبہ دے گا۔

(۱۵)-دلوں میں اس کی محبت رکھے گا۔

(۱۶)-کسی دن خواب میں زیارت اقدس سے مشرف ہوگا۔

(۱۷)-ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

(۱۸)-اس کا دل منور ہوگا۔

(۱۹)-قبر وحشر کے ہولوں سے پناہ میں رہے گا۔

(۲۰)- قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایے میں ہوگا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۲۱)- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کی شفاعت اس کے لیے واجب ہوگی۔

(۲۲)- رسول اللہ قیامت کے دن اس کے گواہ ہوں گے۔

(۲۳)- میزان میں اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔

(۲۴)- قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔

(۲۵)-حوض کوثر پر حاضری نصیب ہوگی۔

(۲۶)-صراط پر آسانی سے گزرے گا۔

(۲۷)-قبر وحشر میں اس کے لیے نور ہوگا۔

(۲۸)-رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نزدیک ہوگا۔
(۲۹)-قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔
(۳۰)-اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

اللھم ارزقناہ بجاہ حبیبک و آلہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیھم وبارک وسلم ابدا، آمین

مجمع کا حکم بھی حدیث میں ہے، اس کے فوائد یہ ہیں:

(۳۱)-زمین سے آسمان تک فرشتے ان کے اردگرد جمع ہوکر سونے کے قلموں سے چاندی کے ورقوں پر ان کا درود لکھیں گے۔ (۳۲)-ان سے کہیں گے، ہاں! ذکر کرو، اللہ عزوجل تم پر رحمت کرے، زیادہ کرو! اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ دے۔ (۳۳)-جب یہ مجمع درود شروع کرے گا آسمان کے دروازے ان کے لیے کھول دئے جائیں گے۔ (۳۴)-ان کی دعا قبول ہوگی۔ (۳۵)-حوران عین انہیں نگاہ شوق سے دیکھیں گی۔ (۳۶)-اللہ عزوجل ان کی طرف متوجہ رہے گا، یہاں تک کہ یہ متفرق ہوجائیں گے یا باتیں کرنے لگے۔ (۳۷)-سارا مجمع بخش دیا جائے گا۔ (**کل ذٰلک علیٰ فضل اللّٰہ واللّٰہ ذوالفضل العظیم**)، ان کی برکت ان کے ہم نشیں کو بھی پہنچے گی، وہ بھی بدبخت نہ رہے گا۔

فقیر احمد رضا قادری نے اپنے سنی بھائیوں کو اس مبارک صیغہ کی اجازت دی، جب کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگوئیوں وہابیہ وغیرہم سے دور رہیں اور اسے پڑھ کر اس گنہ گار کے لیے عفو، عافیت دین ودنیا وآخرت وحصول مرادات حسنہ کی دعا فرمالیا کریں۔ یقین رکھے کہ یہ فقیر حقیر ان سب کے لیے دعا کرتا ہے، جو ایسا کریں اللہ تعالیٰ توفیق دے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

از: بریلی ۸ر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ قدسیہ (۴۸)

بہترین وظیفہ:

امام احمد رضا قدس سرہ العزیز سے سوال ہوا کہ ایک وظیفہ ایسا ارشاد فرمائیے اور اجازت دیجیے

جس میں ''**محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم**'' پڑھنا ہو، چاہے بطریق شغل قادریہ ہو یا چشتیہ وغیرہا یا کسی اور طریقہ پر ہو۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا:

''وظیفہ کے لیے پورا کلمہ طیبہ مناسب تر ہے، مگر اس کے ساتھ درود شریف لانا ضرور ہے یعنی یوں ورد کرے ''**لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم**'' اور صرف جزء ثانی مع درود کا بھی ورد کر سکتا ہے، مگر مبتدی یا طالب کہ محتاج تصفیہ ہے اسے صرف جزء اول کا ذکر و شغل بتاتے ہیں کہ اس میں حرارت ہے اور دوسرا جزء کریم، ٹھنڈا، لطیف اور تزکیہ گرمی پہونچانے کا محتاج۔ ہاں جب جزء اول سے حرارت حد سے متجاوز ہو تو تعدیل کے لیے بتاتے ہیں کہ مثلاً ہر سو بار ''**لا الٰہ الا اللّٰہ**'' کے بعد ایک بار ''**محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم**'' کہہ لے کہ تسکین پائے۔'' (۴۹)

غیر منقوط درود شریف:

اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے سوال ہوا کہ ایک ایسا درود شریف تحریر فرمائیے جو غیر منقوط ہو اور اس کی اجازت دیجیے۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

''اس کی حاجت کیا ہے، وہ صیغہ مثلاً یہ ہو سکتا ہے: **اللھم صل وسلم لرسولک محمد و آلہ**، اس میں لام بمعنیٰ علیٰ ہے آپ اس کا ورد کریں، اجازت ہے۔'' (۵۰)

درود غوثیہ:

فاتحہ گیارہویں شریف کے بارے میں پوچھے جانے والے ایک سوال کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں:

''فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے، جو کچھ قرآن مجید، درود شریف سے ہو سکے پڑھ کر نذر کرے اور ہمارے خاندان کا معمول یہ ہے کہ سات بار درود غوثیہ پھر ایک الحمد شریف و آیۃ الکرسی پھر سات بار سورۂ اخلاص پھر تین بار درود غوثیہ۔

درود غوثیہ یہ ہے:"**اللھم صل علیٰ سیدنا ومولینا محمد معدن الجود والکرم وعلیٰ آله وبارک وسلم**" اور فقیرا تنا زائد کرتا ہے:"**وعلیٰ آله الکرام وابنه الکریم وامته الکریم وبارک وسلم.**" (۵۱)

کب زبان سے درود نہ پڑھا جائے:

جانِ ایمان حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر آپ کی عالی وبابرکت جناب میں درود وسلام کا نذرانہ عقیدت ومحبت پیش کرنا لازم وضروری ہے، البتہ کچھ اوقات ومقامات ایسے ہیں جہاں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً خطبہ جمعہ میں اسم مبارک آنے پر زبان سے سکوت لازم ہے، یوں ہی امام کی قرأت کے وقت مقتدی کا سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں ایک استفتیٰ آیا، سوال تھا خطبہ جمعہ میں جب نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آئے، اس وقت سامعین کو درود شریف پڑھنا کیسا ہے، چاہیے یا نہیں؟ آپ نے جواب عنایت فرمایا:

"خطبے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر دل میں درود پڑھیں، زبان سے سکوت فرض ہے۔" (۵۲)

ایک دوسرے سوال (بعد "**الحمد**" کے "**محمد رسول الله والذین معه**" رکوع پڑھا، ایک مقتدی کے منھ سے سہواً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلا اور دوسرے مقتدی نے عمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا، حضور! ان دونوں مقتدیوں کی نماز ہوئی، یا نہیں؟ اور جو شخص یہ کہے کہ نماز کے اندر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ سہواً کہنا چاہیے، نہ عمداً، ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟) کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

"**الجواب:** اللہ عزوجل کا نام پاک سن کر حکم ہے کہ عزوجل یا اس کی مثل کلمات تعظیمی کہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر واجب ہے کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا علیہ الصلاۃ والسلام یا اس کے مثل کلمات درود کہے، مگر یہ دونوں وجوب بیرون نماز ہیں، نماز میں سوا ان کلمات کے جو شارع علیہ

الصلاۃ والسلام نے مقرر فرما دیے ہیں اور کی اجازت نہیں، خصوصاً جہریہ نماز میں وقتِ قرأتِ امام مقتدی کا سننا اور خاموش رہنا واجب ہے، یوں ہی امام کے خطبہ پڑھتے میں جب اللہ عزوجل اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ آئیں، سامعین دل میں کلمات تقدیس ودرود کہیں، زبان سے کہنے کی وہاں بھی اجازت نہیں۔نماز میں نام الٰہی سن کر جل وعلا، یا نام مبارک سن کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا اگر بقصد جواب ہے نماز جاتی رہے گی سہواً ہو یا قصداً۔اور اگر بلاقصد جواب تو قصداً ممنوع اور سہواً پر مواخذہ نہیں۔''(۵۳)

اقامت سے قبل درود پڑھنا:

اقامت یعنی تکبیر سے قبل درود شریف بآواز بلند پڑھنے کے تعلق سے امام اہل سنت قدس سرہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

''درود شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں، مگر اقامت سے فصل چاہیے یا درود شریف کی آواز آواز اقامت سے ایسی جدا ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو درود شریف جز اقامت نہ معلوم ہو رہا ہو۔''(۵۴)

اذان کے بعد درود پڑھنا:

سوال ہوا: بعد اذان کے اور جماعت سے ذرا قبل ''**الصلاۃ و السلام علیک یا رسول اللّٰہ، الصلاۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ**'' پڑھنا بآواز بلند چاہیے یا نہیں؟ ایک شخص کہتا ہے کہ صلاۃ وسلام پڑھنے سے اذان کی حیثیت گھٹتی ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے، جواب سے مشرف فرمایا جائے۔آپ نے اس کا جواب دیا:

''پڑھنا چاہیے اور صلاۃ وسلام سے اذان کی حیثیت بڑھتی ہے کہ وہ اعلام کے لیے تھی اور یہ اسی کی ترقی ہے۔''(۵۵)

ایک استفتیٰ آیا، سوال تھا: صلاۃ جو بعد اذان بلفظ ''**الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ**'' پڑھی جاتی ہے، مخالف کہتا ہے کہ یہ فعل قرآن شریف اور حدیث شریف کے باہر ہے اور

شارع اسلام کے خلاف ہے یا کوئی مجھے بتائے کہ فرض ہے یا واجب، یا سنت ہے یا مستحب؟ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے اس کا جواب دیا، رقم طراز ہیں:

''**الجواب:** مخالف جھوٹا ہے اور شریعت پر افترا کرتا ہے، ثبوت دے۔ شرع مطہر نے اسے کہاں منع فرمایا ہے کہ خلاف شرع کہتا ہے، ہاں وہ فرداً مستحب ہے اور اصلاً فرد فرض ہے۔ **قال اللّٰہ تعالیٰ: ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین صلوا علیہ وسلوا تسلیما.** بے شک اللہ اور اس کے سب فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والو! درود بھیجو ان پر اور خوب سلام عرض کرو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رب عزوجل کا حکم مطلق ہے، اس میں کوئی استثنا فرما دیا ہے کہ مگر اذان کے بعد نہ بھیجو؟ جب پڑھا جائے گا اسی حکم الٰہی کا امتثال ہوگا، فلہٰذا ہر بار درود پڑھنے میں ادائے فرض کا ثواب ملتا ہے کہ سب اسی مطلق فرض کے تحت داخل ہے، تو جتنا بھی پڑھیں گے فرض ہی میں شامل ہوگا۔''(۵۶)

زیارت آثار مقدسہ اور خوشبو لیتے وقت:

زیارت آثار مقدسہ کے وقت اور خوشبو سونگھتے وقت درود شریف پڑھنا ثواب کا کام ہے، فتاویٰ رضویہ جلد دوم میں مجدد اعظم قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

''خوشبو لیتے یا سونگھتے وقت متنبہ ہو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے دوست رکھتے اور بکثرت استعمال فرماتے تھے، اس خلق عظیم کو یاد کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے کہ حضور کی عظمت اور تمام امت پر حضور کا یہ حق ہونا اس کے دل میں جما کہ جب حضور کے آثار شریفہ یا ان پر دلالت کرنے والی کوئی چیز دیکھیں تو نہایت تعظیم سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور کریں تو ایسے کے حق میں حرمت چھوڑ، کراہت کیسی؟ اس نے تو وہ کام کیا جس پر ثواب کثیر وفضل میل پائے گا کہ زیارت آثار شریفہ کے وقت درود پڑھنا علما نے

مستحب رکھا ہے اور شک نہیں کہ جس نے خوشبو سونگھتے وقت یہ تصور کیا، وہ گویا معنیً
بعض آثار شریفہ کی زیارت کر رہا ہے، تو اس وقت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم پر درود وسلام کی کثرت سنت ہے۔'' (۵۷)

اذان واقامت میں انگوٹھے چومنے کا حکم:

اذان واقامت کے دوران کلمہ ''أشهد أن محمداً رسول الله'' میں نام پاک سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر دونوں انگوٹھے چومنا اور انھیں آنکھوں سے لگانا کیسا ہے؟

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس موضوع پر مستقل دو مبسوط رسالے ''**منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین**'' (۱۳۰۱ھ) اور ''**نھج السلامة فی حکم تقبیل الابھامین فی الاقامة**'' (۱۳۳۳ھ) تحریر فرمائے اور پورے شرح وبسط کے ساتھ معترضین کے باطل نظریات وتعلیمات کا رد بلیغ فرمایا۔ یہ دونوں رسالے فتاویٰ رضویہ شریف جلد دوم، طبع ممبئی ص ۴۵۲ اور ۵۳۱ اور رسائل رضویہ، جلد اول، طبع ممبئی ص ۵۹ سے مطالعہ کی میز پر رکھے جاسکتے ہیں۔

اول الذکر رسالہ (جو کہ حدیث واصول حدیث وفقہ کی قریب ۱۵۰ کتابوں کے ۴۰۵ حوالے اور نظائر سے بھرا پڑا ہے) کے چند ابتدائی سطور ہدیہ قارئین ہیں، فرماتے ہیں:

''حضور، پرنور، شفیع یوم النشور، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام
پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتانِ شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً
جائز، جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم اور خود اگر کوئی دلیل خاص
ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کے لیے دلیل کافی تھا، جو ناجائز
بتائے ثبوت دینا اس کے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے اور متمسک
باصل محتاج دلیل نہیں۔'' (۵۸)

مؤخر الذکر رسالہ میں موجود ان کی یہ تحریر اور اس کا اچھوتا لب ولہجہ کتنا دل نشیں اور تحقیقی ہے، ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

''بحمدہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے عوام اپنے رب کی مراد سمجھے اور اس عمل میں بھی وہی ان کا مقصود ہوا کہ اپنے رب جل وعلا، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام اقدس پر براہ محبت و تعظیم بوسہ دیتے ہیں اور یہ سب قطعاً طاعت ومراد شریعت ہے، اس کی برکت اس کے طفیل اس کے صدقہ سے ہمیں یہ جسمانی فائدہ بھی ملے گا کہ آنکھیں نہ دکھیں گی، اندھے نہ ہوں گے، یہ عین وہی نیت ہے جو شارع کو ایسے وعدوں میں مقصود ہوتی ہے۔ مگر خائب وخاسر، احمق وغادر وہ کہ ایسے وعدوں پر پھول کر اصل مقصود خدا ورسول کو بھول جائے اور ان کے ذکر و تعظیم ومحبت کو نرا منتر بتائے۔ **نسو االلّٰہ فانسٰھم انفسھم.**''(۵۹)

آگے خلاصہ پیش کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان میں تعظیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین ایمان، ایمان کی جان ہے اور علی الاطلاق مطلوب شرع، تو جو کچھ بھی، جس طرح بھی، جس وقت بھی، جس جگہ بھی تعظیم اقدس کے لیے بجالائے، خواہ وہ بعینہٖ منقول ہو، یا نہ ہو سب جائز ومندوب ومستحب ومرغوب ومطلوب وپسندیدہ وخوب ہے، جب تک اس خاص سے نہی نہ آئی ہو، جب تک اس خاص میں کوئی حرجِ شرعی نہ ہو، وہ سب اس اطلاق ارشاد الٰہی ''**وتعزروہ وتوقروہ**'' میں داخل اور امتنان حکم الٰہی کا فضل خاص اسے شامل ہے، ولہٰذا ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ جو کچھ، جس قدر ادب و تعظیم حبیب رب العٰلمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زیادہ مداخلت رکھے اسی قدر زیادہ خوب ہے۔ فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق ومنسک متوسط وفتاویٰ عالم گیریہ وغیر ہا میں ہے: ''**کل ما کان ادخل من الادب والاجلال کان حسنا**'' (ترجمہ: جس قدر بھی ادب وعزت میں کامل ہو اتنا ہی زیادہ اچھا ہے) امام ابن حجر مکی جوہر منظّم میں فرماتے

ہیں:”**تعظیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجمع أنواع التعظیم التی لیس فیھا مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الألوھیۃ أمر مستحسن عند من نور اللہ أبصارھم**“(ترجمہ: وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کا نور عطا فرمایا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کی تمام اقسام وصورتوں کو امر مستحسن تصور کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں ہرگز باری تعالیٰ کے ساتھ شرکت کا کوئی پہلو نہیں) تو مسلمان اگر وقت اقامت بھی تقبیل کرے، ہرگز کوئی وجہ ممانعت نہیں اور اسے شرعاً ناجائز نہ کہے گا مگر وہ کہ شرع پر افترا کرتا یا نام واکرام سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے جلتا ہے۔اسی طرح نماز واستماع قرآن مجید واستماع خطبہ جن میں حرکت منع ہے اور ان کے امثال مواضع لزوم محذور کے سوا جہاں کہیں بھی یہ فعل بنظر تعظیم ومحبت حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والسلام ہو جیسا کہ بعض محبان سرکار سے مشہور ہے بہر حال محبوب ومحمود ہے، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔“(۶۰)

درود وسلام کی شرعی حیثیت اور فضیلت سے متعلق یہ اربعین تمام مسلمانوں کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے،ضرورت ہے کہ اسے دقت نظر سے پڑھا جائے ،دل ودماغ میں محفوظ رکھا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے ،ان شاء اللہ عزوجل ضرور اس کے ثمرات ونتائج برآمد ہوں گے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔اپنی مجالس میں عاشق حبیب خدا امام احمد رضا قادری قدس سرہ کا مشہور زمانہ سلام ”مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام“ اور ”کعبہ کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں درود“ ضرور پڑھیں۔اور ”یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو“ پوری مناجات اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہوگی۔اللہ عزوجل ہمیں کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے فیوض وبرکات سے نوازے،آمین بجاہ النبی الکریم۔

توفیق احسن برکاتی

ماخذومراجع

(۱)القرآن الکریم،سورہ احزاب۳۳۔آیت ۵۶
(۲)القرآن الکریم،سورہ احزاب۳۳۔آیت۴۳
(۳)صحیح مسلم،باب الصلوٰۃ علی النبی،۱۷۵ج۱
(۴)امام احمد بن شعیب،سنن نسائی،ص۱۴۵ج۱
(۵)مستدرک للحاکم،ص۲۲۲ج۱
(٦)امام احمد بن شعیب،سنن نسائی،ص۱۴۳ج۱
(۷)امام احمد بن حنبل،مسند احمد،۱۸۷ج۱
(۸)مجمع الزوائد للہیثمی،ص۱٦۲ج۲
(۹)امام محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی،۱۱۰ج۱
(۱۰)امام احمد بن حنبل،مسند احمد،ص۱۳۲ج۲
(۱۱)معجم کبیر للطبرانی،ص۳۵ج۴
(۱۲)مجمع الزوائد للہیثمی،ص۳۳۳ج۱
(۱۳)مجمع الزوائد للہیثمی،ص۱٦۳ج۱
(۱۴)امام احمد بن حنبل،مسند احمد،۳٦۷ج۲
(۱۵)معجم کبیر للطبرانی،ص۸۲ج۳
(۱٦)امام احمد بن شعیب،سنن نسائی،۱۴۳ج۱
(۱۷)امام احمد بن حنبل،مسند احمد،۵۲۷ج۲
(۱۸)امام محمد بن اسمٰعیل بخاری،الادب المفرد،۲۱۸
(۱۹)امام سلیمان بن اشعث،سنن ابی داؤد،۲۱۴ج۱
(۲۰)سنن کبریٰ للبیہقی،ص۲۴۹ج۳
(۲۱)مستدرک للحاکم،۱۵۳،۱۵۴ج۴
(۲۲)امام محمد بن اسمٰعیل بخاری،الادب المفرد،۲۲۰
(۲۳)امام محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی،۱۹۴ج۲
(۲۴)امام محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی،۱۹۴ج۲
(۲۵)امام محمد بن یزید،سنن ابن ماجہ،٦۵ج۱
(۲٦)امام محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی،۱۷۵ج۲
(۲۷)امام احمد بن حنبل،مسند احمد،۴٦۳ج۲
(۲۸)معجم کبیر للطبرانی،ص۵۷۷ج۸
(۲۹)شعب الایمان للبیہقی،۲۱۵ج۲
(۳۰)شعب الایمان للبیہقی،۲۱۵ج۲
(۳۱)امام مسلم بن حجاج،صحیح مسلم،۱٦٦ج۱
(۳۲)امام محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی،۱۷ج۱
(۳۳)امام محمد بن یزید،سنن ابن ماجہ،۵٦ج۱
(۳۴)سنن دارقطنی،ص۳۵۵ج۱
(۳۵)امام محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی،۱۸٦ج۲
(۳٦)امام محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی،۱۳۰ج۱
(۳۷)فضل الصلوٰۃ علی النبی لاسماعیل،۹۴
(۳۸)مجمع الزوائد للہیثمی،ص۱٦۳ج۱۰
(۳۹)امام احمد رضا قادری،فتاویٰ رضویہ،۱۷۳ج٦
(۴۰)امام احمد رضا قادری،فتاویٰ رضویہ،۵۴ج۴
(۴۱)موطا امام مالک،فی الصلوٰۃ علی النبی،۵۸
(۴۲)سنن بیہقی،فضل الصلوٰۃ علی النبی،۲۴۵ج۵

(۴۳) صحیح بخاری، کتاب الدعوات، ۹۴۰ ج ۲

(۴۴) صحیح بخاری، کتاب الدعوات، ۹۴۱ ج ۲

(۴۵) صحیح بخاری، کتاب الدعوات، ۹۴۰ ج ۲

(۴۶) صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، ۱۷۵ ج ۱

(۴۷) امام احمد رضا، ذیل المدعا لاحسن الوعا، ۶۴

(۴۸) غلام جابر شمس، کلیات مکاتیب رضا، ۳۴۶ ج ۲

(۴۹) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۲۶۴ ج ۱۲

(۵۰) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۲۶۴ ج ۱۲

(۵۱) امام احمد رضا، احکام شریعت، ۲۴۴ ج ۳

(۵۲) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۷۰۹ ج ۳

(۵۳) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۴۴۹ ج ۳

(۵۴) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۳۹۵ ج ۲

(۵۵) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۴۲۱ ج ۲

(۵۶) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۴۲۱ ج ۲

(۵۷) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۴۹۷ ج ۲

(۵۸) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۴۲۵ ج ۲

(۵۹) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۵۴۱ ج ۲

(۶۰) امام احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، ۵۴۴ ج ۲

☆☆☆